REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم شنبہ — ۹ ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱

جلد ۴۷/۱۲ — ۲۸ احسان ۱۳۳۷ ہش — ۲۸ جون ۱۹۵۸ء — نمبر ۱۵۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۲۷ جون (بذریعہ فون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم مولوی رحمت علی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا عرصہ دراز سے لاہور میں بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ آجکل آپ کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ اور کمزوری بہت ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

انڈونیشیا میں شمالی سلیبیز کے دار الحکومت پر سرکاری فوجوں کا قبضہ

شمالی اور وسطی سماٹرا میں بغاوت پوری طرح کچل دی گئی

جاکرتہ ۲۷ جون۔ جاکرتہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ سرکاری فوجوں نے شمالی سلیبیز کے دار الحکومت مینا ڈو پر قبضہ کر لیا ہے۔ اسی طرح سلیبیز کے مشرقی ساحل پر دو بندرگاہیں کیما اور بیتونگ بھی مکمل طور پر سرکاری فوجوں کے قبضہ میں آگئی ہیں۔ سرکاری فوجوں کی ان کامیابیوں کو اس لحاظ سے بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ کہ اب سرکاری فوجیں باغیوں کے خلاف بہت جلد آخری اور فیصلہ کن حملہ کر سکیں گی۔ ادھر شمالی سماٹرا کے کمانڈر یا مین گنتنگ نے کہا ہے کہ شمالی سماٹرا اور وسطی سماٹرا میں بغاوت پوری طرح کچل دی گئی ہے۔ اور اب وہاں وسیع پیمانے پر کسی گڑبڑ کا اندیشہ نہیں ہے۔ تاہم کمانڈر نے اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ کہ باغیوں کا ایک حصہ ابھی جنگلوں میں چھپا ہوا ہے۔ اور وہاں سے اس نے چھوٹے چھوٹے حملوں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔

معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کا اجلاس مسٹر میکملن کی صدارت میں منعقد ہوگا

لندن ۲۷ جون۔ برطانوی وزارت خارجہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر میکملن معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کے اجلاس کی صدارت کریں گے۔ یہ اجلاس ۲۸ سے ۳۱ جولائی تک لنڈن میں منعقد ہوگا۔ توقع ہے کہ اس میں معاہدے کے دوسرے رکن ممالک ترکیہ، عراق، ایران اور پاکستان کے وزراء اعظم شریک ہوں گے۔ یہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس اس اجلاس میں شریک ہونے والے مبصر وفد کی راہ نمائی کریں گے یا نہیں۔

بھارت کو سوا چھ کروڑ ڈالر کا امریکی قرضہ

نئی دہلی ۲۷ جون۔ امریکہ نے ایشیائی ملکوں کی اقتصادی ترقی کے فنڈ سے بھارت کو دو کروڑ ڈالر کا ایک نیا قرضہ دیا ہے۔ یہ رقم اڑیسہ (اڑیسہ) کی کانوں سے لوہا نکالنے کے انتظامات کو بہتر بنانے پر صرف کی جائے گی۔ واشنگٹن کی ایک اطلاع کے مطابق امریکہ نے کلکتہ اور مدراس کی بندرگاہوں کو ترقی دینے کے لئے بھی چار کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔ یہ قرض ۲۰ سال میں واجب الادا ہوگا۔ اور اس پر ساڑھے پانچ فیصد سود لیا جائے گا۔

کشتی ڈوبنے سے ۱۵ بھارتی ہلاک

نئی دہلی ۲۷ جون۔ ضلع مرزا پور کے ایک مقام نوا گھاٹ کے قریب دریائے گنگا میں ایک کشتی الٹ جانے سے ۱۵ اشخاص ہلاک ہو گئے۔

بھارتی ایرلائنز کا طیارہ تباہ ہو گیا

نئی دہلی ۲۷ جون۔ انڈین ایرلائنز کارپوریشن کا ایک طیارہ جو نیفہ (شمالی آسام) کے علاقہ میں خوراک پھینکنے کا کام کر رہا تھا۔ کل موہن باری کے قریب گر کر تباہ ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں سات میں سے چار اشخاص ہلاک ہو گئے۔

ڈھاکہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

ڈھاکہ ۲۷ جون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈھاکہ نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت ایک حکم جاری کر کے دوسرے امور کے علاوہ ڈھاکہ اور اس کے نواح میں جلسے یا مظاہرے کرنے اور جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ حکم ایک ماہ تک نافذ العمل رہے گا۔ حکم کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ ایک دوسرے کی مخالف سیاسی پارٹیوں نے ۲۷ جون کو بیک وقت پلٹن میدان ڈھاکہ میں عام جلسے منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اور وہ بظاہر ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہی ہیں۔ ان حالات میں اندیشہ ہے کہ ایک ہی وقت اور ایک ہی مقام پر مخالف سیاسی پارٹیوں کے عام جلسے ان کے درمیان سنگین تصادم اور نقص امن پر منتج ہوں گے۔

صاحبزادی امۃ الحلیم بیگم سلمہا کی صحت کے لئے خاص دعا کی تحریک

جیسا کہ قبل ازیں لاہور سے آمدہ اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ صاحبزادی امۃ الحلیم بیگم سلمہا بنت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو پرسوں ایک سو ساڑھے چار درجے تک بخار ہو گیا تھا۔ اور گھبراہٹ بھی بہت تھی ڈاکٹر حیران تھے۔ کہ زخم کی حالت تو بہتر ہے پھر اس تیز بخار کی کیا وجہ ہے۔ آخر مختلف ٹسٹ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ انتڑیوں میں سخت قسم کی انفیکشن ہے۔ جس کا علاج شروع کیا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے۔ کہ شاید کوئی اور بات بھی خرابی کا باعث ہو۔ جس کی ابھی تک تشخیص نہیں ہو سکی۔ احباب کرام خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

کراچی ۲۷ جون۔ مشہور وکیل اور مغربی پاکستان ہائی کورٹ کراچی کے سابق جج مسٹر زیڈ ایچ لاری پاکستان مسلم لیگ کونسل کے رکن نامزد کئے گئے ہیں۔ یہ نامزدگی صدر خان عبد القیوم خان نے کی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ جون ۱۹۵۵ء

حکومت کی اہلیت

اسلام ایک ایسا دین ہے جس میں نہ صرف صراطِ مستقیم کی نشاندہی کی گئی ہے بلکہ زندگی کے ہر شعبہ کے لئے چراغ راہ کے طور پر ضروری راہنمائی بھی کی گئی ہے۔ اسلامی زندگی کا بنیادی پتھر تو تقویٰ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں صرف تقویٰ کی راہ اختیار کرنے کا صرف مجمل حکم نہیں دے دیا۔ بلکہ جیسا کہ اس نے قرآن کریم کے شروع ہی میں واضح کر دیا ہے کہ

ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدًی للمتقین

قرآن کریم بلاریب متقیوں کے لئے ہدایت دیتی ہے۔ اس سے یہی مطلب نکلتا ہے کہ اس میں ایسی ہدایات ہیں جو ان لوگوں کی جو تقویٰ سے زندگی گزارنا چاہیں راہنمائی کرتی ہیں۔ بعض تقویٰ کی باتیں قرآنی اصطلاح میں معروف کہلاتی ہیں۔ ایسی باتیں وہ ہیں جو سب لوگوں کے نزدیک مسلمہ طور پر پسندیدہ ہوتی ہیں۔ ان کی زیادہ تفصیل کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن زندگی کے بعض شعبے ایسے پیچیدہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ضروری تفصیل کے ساتھ راہنمائی کی ہے۔ تا کہ انسان کو معلوم ہو جائے کہ تقویٰ کی راہ کونسی ہے۔

ایسے امور مثلاً قتال حکومت وغیرہ ان میں اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر بعض تفصیلی باتیں بتائی ہیں جو ایک مسلمان کو تقویٰ کی راہ پر چراغ راہ کا کام دیتی ہیں۔ ذیل کی چند آیات میں بعض باتیں بتائی گئی ہیں۔ جن پر مسلمانوں کو عمل کرنا فرض ہے فہو ہٰذا

ان اللہ یدافع عن الذین اٰمنوا ان اللہ لا یحب کل خوان کفور۔ اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ و لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع و بیع وصلوٰت ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیراً ولینصرن اللہ من ینصرہ۔ ان اللہ لقوی عزیز الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور

(سورہ حج $\frac{۳۹}{۴۲}$)

اس مختصر نوٹ میں ہم ساری باتوں پر بحث نہیں کر سکتے۔ ہم صرف آخری آیہ کریمہ کے متعلق یہاں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان مسلمانوں کے فرائض بتائے ہیں جن کے ہاتھ میں عنانِ اقتدار ہو۔ اور بتایا ہے کہ وہ نماز کو قائم کریں۔ زکوٰۃ دیں۔ اور معروف (پسندیدہ) کا حکم دیں۔ اور منکر (ناپسندیدہ) سے منع کریں۔ اور کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے۔

اس آیہ کریمہ کا آخری ٹکڑا وللہ عاقبۃ الامور نہایت ضروری ہے۔ اس ٹکڑے میں یہ بتایا گیا ہے کہ صاحبانِ اقتدار اوپر کی تین باتوں کا لحاظ کر کے کام کریں۔ اور اپنے ان کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اسلام کے نام پر من گھڑت اصول نہ بنائیں بلکہ ان کا فرض ہے کہ جو نیکی اور معروف کی باتیں قرآن کریم میں صاف صاف لفظوں میں بتا دی گئی ہیں۔ ان میں خود ساختہ مصلحتی معنے بھرنے کی کوشش نہ کریں۔

مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

یہ ایک ایسا اہم بین الاقوامی اصول ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے۔ تو نہ صرف مسلمانوں میں بین الفرق جھگڑے ختم ہو جائیں بلکہ تمام دنیا میں امن کی فضا قائم ہو جائے۔

آج پاکستان میں بہت سی دینی جماعتیں بھی سیاست میں حصہ لینے کے لئے اٹھ رہی ہیں۔ نظام اسلام پارٹی ہے اہلحدیث ہیں جمیعۃ العلماء ہیں۔ مودودی صاحب کی جماعت اسلامی ہے۔ پھر مسلم لیگ کا بھی اب یہی دعویٰ ہے۔ کہ وہ اسلامی نظام کو برسر اقتدار لانا چاہتی ہے۔ جہاں تک ان پارٹیوں کی خواہشات کا تعلق ہے کہ پاکستان میں اسلامی اصولوں کے مطابق حکومت ہونی چاہیئے۔ یہ خواہشات فی ذاتہٖ اچھی ہیں۔ اس سے کسی مسلمان کو اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن پہلا سوال تو یہ ہے کہ کیا ایک اسلامی کہلانے والے ملک میں اسلام کے نام پر پارٹی بازی جائز ہے۔ ہمیں اس کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں اہل علم حضرات شریعت اسلامیہ کا خود مطالعہ کر کے اس کا جواب حاصل کر سکتے ہیں۔

ہم اس کے متعلق صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ خلافت راشدہ کا عہد تو سب کے نزدیک اسلامی حکومت کا بہترین زمانہ سمجھا جاتا ہے اور ہمارے لئے نہ صرف نمونہ ہے۔ بلکہ جو بات ہم کہنا چاہتے ہیں۔ اس لحاظ سے نہایت عبرت انگیز بھی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے مبارک عہد میں بھی صالح اور غیر صالح کی تفریق سیدنا حضرت عثمان غنی اور سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہم جیسے پارسا، صالح اور نیک دل خلفاء کے لئے جام شہادت کا باعث ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ جو دینی جماعتیں اس لئے انتخابات میں کھڑی ہو رہی ہیں کہ وہ صالح قیادت کو برسر اقتدار لانا چاہتی ہیں۔ کیا ان میں خلافت راشدہ کے عہد سے بہتر نہ سہی برابر کے متقی اور صالح مسلمان موجود ہیں؟ موٹا سوال یہ ہے کہ بالفرض اگر بریلوی حنفی برسر اقتدار آجائیں تو کیا وہ دیوبندیوں کو یا اہلحدیث کو صالح سمجھ کر کوئی کلیدی اسامی ان کے سپرد کر دیں گے۔ یہ بتی ہل کر دینے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ذرا اس کے تمام حضرات پھر غور و خوض کر کے جواب دیجئے۔

سوال ہے کہ کیا پھر یہ "صالحیت" محض ایک ڈھونگ نہیں ہے ایک سیاسی سٹنٹ نہیں ہے۔ کیا حکومت الٰہیہ اس طرح قائم ہو سکتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا دین اور صالحیت کے نام پر مختلف پارٹیاں بنا کر دینی انتخابات میں حصہ لینا۔ اور مختلف فرقوں کے دینی حضرات کا ملکی اسمبلیوں میں اس غرض کے لئے جمع کرنا کہ ملک میں اسلامی دستور نافذ کیا جائے۔ عملاً کوئی خاطر خواہ نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسمبلیوں میں دیندار صالح آدمی منتخب ہو کر نہ آئیں اور ضرور آئیں۔ لیکن ہم جو عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ یہ دیندار صالح اور نیک آدمی ایسے ہونے چاہئیں جو قرآن و سنت کے مطابق صحیح بین الاقوامی اور بین الفرق تعلقات کو سمجھتے ہوں۔ جو فرقہ دارانہ خیالات سے بالا ہو کر حکومت کریں۔

اصل بات جو ہم پیش کرنا چاہتے ہیں یہ ہے کہ کیا یہ لوگ جو دین کے نام پر سیاسی پارٹیاں بنا کر انتخابات میں اپنی دانست کے صالحین کو منتخب کرانا چاہتے ہیں۔ کیا ان میں سے کوئی ایسی جماعت ہے۔ جو لا اکراہ فی الدین کے الفاظ سے وہی سیدھے سادھے معنی کرتی ہے۔ جو اس کے الفاظ سے نکلتے ہیں۔ ہم مثال کے طور پر ذیل میں مودودی صاحب کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔

"لا اکراہ فی الدین کے معنے یہ ہیں کہ ہم کسی کو اپنے دین میں آنے کے لئے مجبور نہیں۔ اور واقعی ہماری روش یہی ہے۔ مگر جسے آ کر واپس جانا ہو اسے ہم پہلے ہی خبردار کر دیتے ہیں۔ کہ یہ دروازہ آمد و رفت کے لئے کھلا ہوا نہیں ہے۔ لہذا اگر آتے ہو تو یہ فیصلہ کر کے آؤ کہ واپس نہیں جانا ہے۔ ورنہ براہ کرم آؤ ہی نہیں۔ کوئی بتائے کہ آخر اس میں تناقض کیا ہے؟ بلاشبہ ہم نفاق کی مذمت کرتے ہیں۔ اور اپنی جماعت میں ہر شخص کو صادق الایمان دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر جس شخص نے اپنی حماقت سے خود اس دروازے میں قدم رکھا جس کے متعلق اسے معلوم تھا کہ وہ جانے کے لئے کھلا ہوا نہیں ہے۔

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

عید الاضحیہ کی قربانیاں

احباب اصل رُوح کی طرف توجہ دیں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

عید الاضحیہ بالکل قریب آگئی ہے۔ اس عید پر اکثر مسلمان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور ارشاد کے مطابق حسب توفیق قربانیاں دیتے ہیں۔ کوئی بکرے کی قربانی دیتا ہے۔ کوئی چھترے کی۔ کوئی دنبے کی۔ اور کوئی دوسروں کے اشتراک کے ساتھ **گائے یا اونٹ** کی قربانی دیتا ہے۔ اور یہ سب قربانیاں ایک بڑی نیکی کا فعل ہیں۔ جس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور پھر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سنت کو زندہ رکھنا مقصود ہے۔ مگر ہمارے بھائیوں کو یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ یہ قربانیاں صرف **ایک ظاہری علامت** کے طور پر ہیں اور اس عید کی **اصل روح جان اور مال** اور دل کی **کدورتوں** کی قربانی سے تعلق رکھتی ہے۔ پس میں اس مبارک دن کے موقعہ پر دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے نفسوں کو بیدار کر کے مندرجہ ذیل تین قربانیوں کی طرف خاص توجہ دیں:۔

اوّل وہ **جان** کی قربانی کریں جو عید الاضحیہ کی قربانی کا **مرکزی نقطہ** ہے جس کا آغاز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی سے ہوا جو انہوں نے اپنے جگر گوشہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کی صورت میں پیش کی اور جو بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس وجود میں ذبح عظیم بن کر ظاہر ہوئی جس نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ پس ہمارے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ عید الاضحیہ کی ظاہری اور مادی قربانیوں کے وقت اس کی اندرونی روح کی طرف خیال رکھتے ہوئے اپنے نفسوں کی قربانی پیش کریں۔ اور یہ دو طرح سے ہو سکتی ہے:۔

(الف) وہ اپنے آپ کو خدمت دین میں لگائیں اور اپنے وقت کا ایک معقول حصہ دین کی خدمت میں خرچ کریں۔ خواہ وہ **اصلاح و ارشاد** کی صورت میں ہو یا **جماعتی تربیت** کی صورت میں یا جماعت کے **دیگر کاموں** میں حصہ لینے کی صورت میں ہو۔ اور جن کے لئے ممکن ہو وہ اپنے آپ کو **وقف جدید** کے سلسلہ میں پیش کر دیں۔

(ب) وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح **اپنی اولاد** کی بھی قربانی پیش کریں یعنی ان کی اولاد میں سے جو بچے وقف ہو سکیں انہیں وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کریں حتی کہ سلسلہ کے تمام کارکن وقف شدہ ہو جائیں۔ اور جو بچے وقف نہ ہو سکیں ان کو تلقین کریں اور ان کی نگرانی کریں کہ وہ بھی اپنے اوقات کا ایک معقول حصہ لازماً دین کی خدمت اور جماعتی کاموں میں لگایا کریں۔

اس تعلق میں دوستوں کو یہ نکتہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بچے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کے متعلق جو یہ فرمایا تھا کہ لو عاش لکان صدیقاً نبیّاً اس میں بھی اسی لطیف نکتہ کی طرف اشارہ کرنا مقصود تھا کہ اگر میرا یہ بچہ زندہ رہتا تو وہ دین کی خدمت کے لئے کلیۃً وقف ہوتا جیسا کہ سارے انبیاء ہی وقف ہوا کرتے ہیں۔

(دوم) وہ مال کی قربانی بھی کریں جو اس زمانہ کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ دینی لٹریچر کی اشاعت اور **تبلیغی مراکز** کا قیام اور **مبلغوں اور معلموں اور محصلوں** کے معاوضے اور دیگر **جماعتی کارکنوں** کی تنخواہیں اور **مہمان نوازی اور غرباء کی امداد** وغیرہ وغیرہ سب ایسے کام ہیں جن کے لئے روپے کی ضرورت ہے۔ پس عید الاضحیہ کی قربانی جماعت پر یہ بھاری ذمہ داری بھی ڈالتی ہے کہ وہ دین کی خاطر مالی قربانی کے لئے استادہ ہو جائیں۔ **چندہ نہ دینے والے آئندہ** باقاعدہ چندہ دیں۔ **شرح سے کم** دینے والے اپنا چندہ بڑھا کر شرح کے مطابق کر دیں۔ **تحریک جدید کے چندوں** میں کوتاہی کرنے والے اپنی سستی دور کریں (کیونکہ یہ چندہ وہ ہے جس پر تمام بیرونی ممالک کی تبلیغ کا دارومدار ہے)۔ **وصیت** کی طرف سے غفلت برتنے والے اس بابرکت نظام کی اہمیت کو سمجھیں وغیرہ وغیرہ۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ **ذوالقرنین** والی آیات کی وہ تشریح جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چسپاں ہوتی ہے اس میں زُبرالحدید (لوہے کے ٹکڑوں) سے چندہ ہی مراد ہے۔

(سوم) ایک اور قربانی بھی میرے خیال میں نہایت اہم ہے اور وہ **جماعتی اتحاد** سے تعلق رکھتی ہے۔ قرآن مجید مومنوں کی جماعت کے متعلق بُنیان مرصوص کے الفاظ استعمال فرماتا ہے یعنی ایسی دیوار جس کی درزیں پگھلے ہوئے سیسے سے اس طرح بھر دی جائیں کہ اس میں کوئی رخنہ باقی نہ رہے۔ اور اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مَن شَذَّ شُذَّ فِی النَّار۔ "یعنی جس شخص نے جماعت کے اتحاد میں رخنہ پیدا کیا وہ آگ میں ڈالا جائیگا"۔ پس تیسری قربانی جس کی طرف میں اس موقعہ پر احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ **ذاتی رنجشوں اور باہم شکر رنجیوں** کی قربانی ہے۔ ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ اس **خبیث مادہ** کو ایسی چھری سے ذبح کر دیں کہ وہ پھر کبھی اُٹھنے نہ پائے۔ میں دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں کہ بعض افراد اور بعض مقامی جماعتوں کو یہ گندہ مواد گھن کی طرح کھا رہا ہے اور ان کے کام کی طاقت کم ہوتی جاتی ہے۔

پس آؤ کہ آج کے دن جب کہ دنیا بھر کے مسلمان خدا کے رستہ میں جانور ذبح کر رہے ہیں ہم اپنے نفسوں کے اس اندرونی شیطان کو بھی ذبح کر دیں۔ ورنہ قرآنی محاورہ کے مطابق ہماری بندھی ہوا بگڑ جائے گی۔

یہ وہ تین قربانیاں ہیں جن کی طرف میں اس موقعہ پر اپنے دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میری اس آواز پر **لبیک** کہیں گے تا احمدیت کا مقصد پورا ہو اور اسلام کا بول بالا ہو اور تا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس نام چار اکناف عالم میں اس طرح گونجے کہ بس ساری فضاء اس سے بھر جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ وآخر دعوانا اَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد
ربوہ
نوشتہ ۲۵ جون ۱۹۵۸ء

ضروری اعلان

"یوم سیرۃ النبیؐ" کا التواء

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے اعلان ہوتا رہا ہے۔ کہ جماعت ہائے احمدیہ ۳۰ جون کو "یوم سیرۃ النبی صلعم" منائیں۔ اس اعلان پر بعض جماعتوں اور احباب کی طرف سے چٹھیاں موصول ہوئی ہیں کہ اتوار کا دن ایسے جلسوں کے لئے زیادہ موزوں ہے آجکل گرمی بھی شدت کی پڑ رہی ہے اسلئے تاریخ بڑھا دی جائے اور اتوار کا دن مقرر کیا جائے۔ تاکہ احباب آسانی سے جلسوں میں شمولیت کر سکیں۔ اندریں حالات ۳۰ جون جلسہ ہائے "یوم سیرۃ النبی صلعم" کو ملتوی کیا جاتا ہے۔ آئندہ یوم سیرۃ النبی صلعم ۷ ستمبر بروز اتوار منایا جائے۔ احباب جماعت ہائے نوٹ فرمالیں۔

نوٹ:۔ ۳۰ جون کو جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ منعقد کرنے کے متعلق تمام سابقہ اعلانات کو منسوخ سمجھا جائے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

حجۃ الوداع

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمانوں کو آخری وصیت

(رقم فرمودہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ)

کعبہ کب سے مرکز حج بنا؟

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان اوّل بیت وضع للناس للذی ببکۃ یعنی خانہ کعبہ دنیا میں سب سے پہلی عبادت گاہ ہے پس اس آیت سے کعبۃ اللہ کا بطور معبد کے تو قدیم ہونا ثابت ہوتا ہی لیکن یہ امر کہ اس گھر کا حج بھی ابتداء عالم سے جاری ہے یقینی طور پر ثابت نہیں البتہ حضرت ابراہیم علیہ وسلم کے زمانہ سے اس گھر کا حج کے لئے مرکز بننا پایۂ ثبوت تک پہنچا ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالاً وعلیٰ کل ضامر یاتین من کل فج عمیق۔ یعنی ہم نے ابراہیم کو حکم دیا تھا کہ اے ابراہیم تو لوگوں میں اعلان کردے کہ آؤ لوگو اس گھر کا حج کیا کرو۔ پھر فرمایا کہ اس حکم کے ساتھ ہی ہم نے یہ پیشگوئی بھی کردی تھی۔ کہ اب اس حکم کے بعد یہ گھر دور و نزدیک سب جگہوں سے حج کے لئے آنے والوں کا مرکز بن جائے گا۔ لوگ اتنے نزدیک سے بھی آئیں گے کہ انہیں سواری کی ضرورت نہ ہوگی۔ گھر سے پیدل ہی نکل کھڑے ہوں گے جیسے کہ مکہ کے قرب وجوار میں رہنے والے اور اتنے دور دراز سے بھی آئیں گے۔ کہ ایک فربہ اونٹ جو ہزاروں میل ریگستان کے سفر کو بخوبی طے کرسکتا ہے۔ آتے آتے اس سفر کی وہاں کی چربی پگھل کر بالکل دبلا ہوکر وہ مکہ میں پہنچے گا۔

پس ہم نہیں کہہ سکتے کہ حج کا یہ ابراہیمی اعلان آیا۔ ابتدائی اعلان تھا۔ اور وہ حج ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے شروع ہوا یا یہ اعلان تجدید حج کی رسم کہنہ کے لئے جو امتداد زمانہ کے زیر اثر مٹ چکی تھی۔ تجدید کا حکم رکھتا تھا۔ خواہ کوئی صورت ہو بہر حال یہ امر یقینی ہے کہ حج کا موجودہ غیر منقطع بابرکت سلسلہ ابو الانبیاء ابراہیم خلیل اللہ کے پاک وجود کے ذریعہ شروع ہوا۔ اور آج تک اپنی پوری شان و شوکت سے جاری ہے اور یہ قیامت تک حسب وعدہ الٰہیہ منظر انشاء اللہ سچے خدا کے سچے وعدوں کے مطابق قیامت تک رونما ہوتا رہے گا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حج

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قریباً اڑھائی ہزار برس بعد انہی کی دعا کے نتیجہ میں انہی کی اولاد سے اللہ تعالیٰ نے عرب کے پتھروں میں ایک لعل بے بہا پیدا کیا وہ کون؟ وہ ہمارا سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور نے چالیس برس کی عمر میں دعوئے نبوت کیا۔ حضور کے دعویٰ سے قبل بھی ہر سال حج ہوتا تھا اور حضور بھی ابراہیمی سنت اور قومی رواج کے ماتحت حج کرتے ہونگے۔ لیکن حضور کے نئے مذہب یعنی اسلام میں ابھی حج دین کا رکن اور اسلامی ملت کا ستون نہ بنا تھا۔ دعویٰ کے تیرہ سال بعد حضور مدینہ تشریف لے گئے مگر حج کا حکم ابھی قرآنِ مجید میں نازل نہیں ہوا تھا مدینہ پہنچ کر ہجرت کے پانچویں سال قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً۔ یعنی اے لوگو عمر بھر میں ایک دفعہ تم پر فرض ہے کہ اگر کوئی روک نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے دار الخلافہ مکہ میں اسکے دربار کعبہ میں حاضری دے آیا کرو۔

اس آیت کے بعد خانہ کعبہ کا حج صرف ابراہیمی سنت نہ رہا۔ بلکہ اسلامی رکن بن گیا اور اب ایک مسلمان کے لئے ضروری ہوگیا کہ وہ عمر بھر ایک دفعہ مکہ میں سلام کے لئے ضرور حاضر ہوا کرے۔ لیکن جس وقت مدینہ میں یہ حکم نازل ہوا مکہ میں اسوقت کفار قریش کا قبضہ تھا اور وہ مسلمانوں کو وہاں گھسنے تک نہ دیتے تھے اس لئے حضور اور حضور کے ساتھیوں کے لئے حج کا دروازہ بند تھا۔ اس آیت کے نزول کے تین سال بعد یعنی سنہ ۸ ہجری کے رمضان میں مکہ فتح ہوا۔ اور حضور علیہ السلام کے بے مثال عفو عام اور بے نظیر درگزر نے مکہ والوں کی کایا پلٹ دی اور وہی جگہ جو کفر کا گڑھ تھی اسلام کا مرکز بن گئی! اور مکہ کے اکثر لوگ مسلمان ہو گئے۔ فتح مکہ کے دو اڑھائی ماہ بعد ذوالحجہ میں حج ہوا۔

اس حج میں مکہ کے مسلمان اور کافر اور باقی عرب کے اور قبائل کے مسلمانوں اور کافروں نے مل جل کر حج کیا۔ لیکن حضور علیہ السلام کے صحابہ مدینہ سے کسی امیر کے ماتحت قافلہ بناکر اس حج میں شریک ہوئے۔ پھر اگلے سال سنہ ۹ ہجری میں حضور علیہ السلام گو خود حج کے لئے تشریف نہیں لے گئے۔ مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر قافلہ بناکر سینکڑوں صحابہؓ کو حج کے لئے بھیجا۔ اور اپنی طرف سے کچھ قربانیاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ کیں۔ اور گو اس حج میں اکثریت مسلمانوں کی تھی۔ مگر قبائل کے کافروں نے بھی حج کیا اسی حج میں سورہ براءت کی ابتدائی آیتوں کا اعلان حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور علیہ السلام کے خاندان میں سے ہونے کے سبب حضورؐ کی طرف سے مکہ میں کیا۔

پھر اگلے سال سنہ ۱۰ ہجری کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس ذوالقعدہ کی پچیسویں تاریخ کو ہزاروں لوگوں کو لے کر روانہ ہوئے۔ جن میں حضور کے قریباً تمام صحابہؓ اور حضور کی تمام ازواج مطہرات اور حضور کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ بھی معہ بچوں کے تھیں۔ غرض یہ عظیم الشان قافلہ پونے تین سو میل کا ریگستانی سفر صرف نو ۹ دن میں طے کرتا ہوا ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ میں داخل ہوا۔

اجتماع اور وعظ

چوتھی سے ساتویں تاریخ تک چار دن حضور مکہ میں ٹھہرے رہے۔ آٹھویں تاریخ کو یہ قافلہ منیٰ میں گیا۔ جو مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ نویں تاریخ کو عرفات کے میدان میں پہنچا۔ یہ مقام مکہ سے نو میل کے فاصلہ پر ہے یہاں سارا دن دعاؤں میں لگے رہنے کے بعد سورج ڈوبنے پر وہاں سے واپس روانہ ہوکر رات بھر مزدلفہ کے مقام میں رہا۔ جو مکہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے اور وہاں سے مقررہ میدان میں دعائیں کرکے سورج نکلنے سے پیشتر روانہ ہوکر دسویں تاریخ یعنی عید الاضحیٰ کے دن پھر منیٰ کے میدان میں آیا۔ اور وہاں یہ قافلہ تین چار روز ٹھہرا رہا۔ یہاں پر ستویاً سب نے قربانیاں کیں سر منڈائے۔ اپنی اپنی نذریں پوری کیں اور دن رات لبیک لبیک یعنی حاضر جناب حاضر جناب کے نعرے لگاکر بسر کئے۔ خود حضور علیہ السلام نے اپنی طرف سے پورے ایک سو اونٹ قربان کئے۔ ترسیٹھ اپنے ہاتھ سے اور باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ذبح کرائے اور اس طرح اس قافلہ نے حج کے مناسک ختم کئے۔ منیٰ کے اس میدان میں علاوہ اسکے کہ خود حضور علیہ السلام کے ہمراہی ہزاروں ہزار تھے۔ ارد گرد کے قبائل کے مسلمان اور خود شہر مکہ کے لوگ جمع ہوکر ایک لاکھ سے زیادہ مجمع ہوگیا۔ اور بقول کسی اہل ذوق کے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی طرح اس حج میں نبیوں کے سردار کے اردگرد ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ تھے۔ جس کا مفہوم یہ ہوا کہ حضور علیہ السلام کے صحابہ انبیاء علیہم السلام کے مثیل تھے۔ خیر یہ تو ذوقی باتیں ہیں۔ اور اصل تعداد اور حقیقت کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ بہر حال منیٰ کے میلوں لمبے چوڑے میدان میں حاجیوں کا ایک بے پناہ لشکر اور اللہ کے عاشقوں کا ایک سیلاب عظیم امڈا چلا آتا تھا۔ اور خدا کی راہ میں کفن پہن کر ننگے سر لبیک اللّٰھم لبیک لبیک پکارنے والوں کا اتنا بڑا ہجوم تھا کہ جسے دیکھ کر حشر کا میدان آنکھوں کے سامنے پھر جاتا تھا۔ اس عظیم الشان مجمع میں حضور علیہ السلام منبر کا کام ایک اونٹنی سے لیتے ہوئے اس پر سوار ہوکر تشریف لائے! ور ایک نہایت اونچی آواز والے صحابی جریرؓ نامی سے کہا۔

یا جریر استنصت الناس

لعلی عھد الی الناس۔

یعنی اے جریر ذرا لوگوں کو چپ کراؤ تاکہ میں انہیں وصیت کرسکوں۔ اس پر جریر اور بعض دوسرے لوگوں نے مجمع کو یہ کہہ کر کہ حضور علیہ السلام کچھ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں خاموش کرایا۔ اور یہ عظیم الشان مجمع ایسا پیکر سکوت اور ہمہ تن گوش ہوگیا۔ کہ ایک شخص کہتا ہے کہ جس وقت حضور علیہ السلام خطبہ فرما رہے تھے میں حضور کی اونٹنی کی نکیل تھامے کھڑا تھا۔ اور اونٹنی کے منہ سے لعاب میرے اوپر گرتا تھا۔ مگر میں ذرا حرکت نہ کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کے لعاب سے میں تر بتر ہوگیا۔ مگر ذرا آگے پیچھے نہ ہوا۔ اسکے بعد جب سب لوگ خاموش ہوگئے تو حضور علیہ السلام نے ایک لمبا وعظ فرمایا۔

رسول کریمؐ نے کیا فرمایا

چونکہ کسی ایک حدیث میں ترتیب سے پورا خطبہ درج نہیں بلکہ مختلف حدیثوں میں مختلف حصے بیان ہوئے ہیں۔ اس لئے میں دینی ترتیب سے یا محاورہ حاصل مطلب کے طور پر وہ تمام باتیں جو مختلف حدیثوں میں آئی ہیں عرض کر دیتا ہوں۔

حضور علیہ السلام نے سب سے پہلے کلمۂ شہادت پڑھا۔ پھر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا۔ لوگو سن لو میں تم سے رخصت ہوتا ہوں۔ معلوم نہیں ہم تم پھر کبھی یہاں ملیں اس لئے غور سے میری باتیں سن لو۔ پھر فرمایا۔ لوگو یہ کونسا مہینہ ہے۔ لوگوں نے سمجھا شاید حضور اس مہینہ کا نام بدلنا چاہتے ہیں اس لئے لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا یہ مہینہ ذوالحجہ نہیں؟ لوگوں نے عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہ۔ پھر فرمایا۔ یہ کونسا دن ہے۔ لوگوں نے پھر وہی جواب دیا۔ کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا یہ حج کا دن قربانی دن اور دسویں تاریخ نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہؐ۔ پھر حضورؐ نے پوچھا یہ کونسا مقام ہے؟ حاضرین نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا کیا یہ حرم نہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہؐ۔ اس پر آپؐ نے فرمایا

پھر سن لو۔ کہ یہ تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر آپس میں اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن۔ تمہارا یہ مہینہ اور تمہارا یہ مقام حرام ہے۔

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کی تشریح یہ ہے کہ عرب کے لوگ زمانہ کے لحاظ سے ذوالحجہ مہینہ کو منجملہ چھٹی اور حرام مہینوں کے حرام یعنی عزت والا مہینہ سمجھتے تھے یعنی نہ اس مہینہ میں وہ لڑائی کرتے تھے نہ ڈاکہ وغیرہ ڈالتے تھے اور نہ قتل و غارت کے مرتکب ہوتے تھے بلکہ یہانتک وہ محتاط تھے کہ قاتل کو قصاص میں بھی اس مہینہ میں قتل نہ کرتے تھے۔ بلکہ انتظار کرتے رہتے تھے اور الشہر الحرم گزر جاتے تھے۔ پھر اسے قتل کرتے تھے۔ ان کا کیسا ہی شدید دشمن کیوں نہ ہو مجال نہ تھی کہ اس مہینہ میں اس کو کوئی تکلیف پہنچائیں۔ دوست دشمن سب کھلے بندوں پھرتے تھے۔ کسی کو یہ جرأت نہ تھی کہ کسی کی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھ سکے۔

بالخصوص اس ماہ کی دسویں تاریخ جو حج کی ایک نہایت اہم تاریخ ہے۔ نہایت ہی حرمت اپنے اندر رکھتی تھی کیونکہ عرب کے تمام قبائل دسویں تاریخ کو اکٹھے ہوتے تھے۔

(باقی)

استانیوں کی ضرورت

نصرت مدرسۃ البنات (سیکنڈری) کنری ضلع تھرپارکر کے لئے مندرجہ ذیل قابلیت کی استانیوں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں:۔

(۱) ایک استانی سی۔ٹی پاس یا جے۔اے۔وی جس کا تعلیمی تجربہ کافی ہو۔
(۲) ایک استانی میٹرک پاس جس کا تعلیمی تجربہ کافی ہو
(۳) ایک استانی جے۔وی۔ یا پرانی تجربہ کار مڈل پاس استانی۔

تنخواہ گورنمنٹ سکولوں کے سکیل کے مطابق دی جائے گی۔ رہائش کے لئے مکان مفت کنری میں جماعتی ماحول ہونے کی وجہ سے بے وطنی کا احساس نہیں ہوگا۔ درخواستیں مقامی امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائی جائیں

احمد الدین۔ امیر جماعت احمدیہ کنری۔ ضلع تھرپارکر

سیالکوٹ میں نماز عید

امسال عیدالاضحیٰ مورخہ ۲۹ جون ۱۹۵۸ء بروز اتوار بوقت ۷ بجے صبح جامعہ احمدیہ سیالکوٹ میں ادا کی جائے گی۔ احباب مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔ خاکسار ناظم الدین امیر ضلع سیالکوٹ

ولادت ۱۱-۱۲ جون ۵۸ء کو برادرم شیخ طاہر احمد صاحب ظفر کے ہاں خدا تعالیٰ کی موہبت سے لڑکی تولد ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ بچی کے صالحہ بابرکت اور باعمر ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ نومولودہ مکرم شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائلپور کی پوتی اور محترم شیخ رحمت اللہ صاحب ٹھیکیدار جنڈیالہ کی نواسی ہے۔ (محمد اسمٰعیل دیالگڑھی)

قربانیوں کی رقوم کی فہرست نمبر ۴

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ)

ذیل میں قربانیوں والی رقوم کی چوتھی فہرست درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں اور بہنوں کی قربانی قبول فرمائے اور ان کے لئے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۲۵/۶/۵۸

(۱) اہلیہ صاحبہ سردار بشیر احمد صاحب ایس۔ڈی۔او۔ لاہور ۳۰-۰-۰
(۲) حاجی مرزا نور محمد صاحب شیخوپورہ بذریعہ حکیم ظفر الدین احمد صاحب ۴۰-۰-۰
(۳) مہر بی بی صاحبہ بنت سردار خانصاحب مرحوم بھاگا بھٹیاں ۳۰-۰-۰
(۴) سید ارتضیٰ علی صاحب کراچی۔ (دو عدد قربانی) ۶۰-۰-۰
(۵) صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب۔ لاہور ۳۵-۰-۰
(۶) صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب لاہور ۳۵-۰-۰
(۷) مسعود احمد صاحب خورشید کراچی ۳۵-۰-۰
(۸) اہلیہ صاحبہ مسعود احمد صاحب خورشید کراچی ۳۵-۰-۰
(۹) ڈاکٹر محمد حسین خانصاحب کراچی ۳۵-۰-۰
(۱۰) حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب سیالکوٹ ۳۵-۰-۰
(۱۱) اہلیہ صاحبہ اللہ داد خانصاحب گجرات ۲۵-۰-۰
(۱۲) مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ چھاؤنی ۲۹-۰-۰
(۱۳) والدہ صاحبہ محمد اسلم خانصاحب چک نمبر ۹۰ لائلپور ۳۵-۰-۰
(۱۴) میاں اللہ دتا صاحب صراف سیالکوٹ ۳۰-۰-۰
(۱۵) اے۔ آر نگہت صاحبہ سیالکوٹ ۲۵-۰-۰
(۱۶) غلام محمد صاحب صراف سیالکوٹ ۳۰-۰-۰
(۱۷) چوہدری بشیر احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ (دو عدد قربانی) ۷۰-۰-۰
(۱۸) ملک محمد عثمان صاحب راولپنڈی منجانب والدہ ماجدہ ملک نادر خانصاحب مرحوم ۳۰-۰-۰

تفسیر کبیر کی جلد پنجم کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مری میں تفسیر کبیر کی جلد پنجم کی تیاری میں مصروف ہیں۔ چنانچہ سورہ الحج اور سورہ المومنین کی تفسیر مکمل فرما چکے ہیں اور ان کا مسودہ کاتب کو برائے کتابت دیا جا چکا ہے اور امید ہے جلسہ سالانہ پر تفسیر کبیر کی یہ جلد جو اس کی جلد پنجم ہوگی چھپ کر تیار ہو جائے گی۔

اگرچہ اس وقت تک ہم یہ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ اس کا حجم کتنے صفحات کا ہوگا اور اس کا ہدیہ کیا ہوگا لیکن تاہم وہ جماعتیں اور وہ دوست جو اس بے نظیر تفسیر کی خوبیوں سے واقف ہیں اور اسے ہر حال میں خریدنا ایک فرض خیال کرتے ہیں وہ ابھی سے اپنے لئے اس کے نسخے ریزرو کروالیں۔ کیونکہ طباعت کے وقت جو کہ ایک ماہ کے اندر اندر شروع ہو جائے گی۔ ریزرو کرانے والوں کی تعداد کو مدنظر رکھ کر چھاپی جائے گی

نیز تفسیر کبیر جلد چہارم جو سورہ مریم اور سورہ طٰہٰ اور سورۃ الانبیاء کی تفسیر پر مشتمل ہے اور ماہ اپریل سے چھپ چکی ہے۔ جماعتوں اور دوستوں کو اس کے حصول کے لئے بھی توجہ کرنی چاہیئے۔

تفسیر کبیر جلد چہارم کا ہدیہ آٹھ روپیہ۔ کتابت، طباعت، کاغذ اور جلد نہایت عمدہ اور دیدہ زیب ہے

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے حاصل کریں!

عید الاضحیٰ سے متعلق
چند ضروری مسائل

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

عید الاضحیٰ جسے عوام الناس عید الضحیٰ کہتے ہیں۔ قربانیوں کی عید کو کہتے ہیں یہ عید ماہ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو پڑھی جاتی ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے اسی عید کے چند مسائل لکھے جاتے ہیں۔

عیدین کا اجراء

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم مدینہ تشریف لائے تو وہ لوگ دو دنوں میں کھیلا کرتے تھے۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا۔ کہ یہ دو دن کیسے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جاہلیت میں ہم ان میں کھیلا کرتے تھے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان دنوں سے بہتر دن عطا فرمائے ہیں۔ یعنی یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۸)

نماز عید الاضحیٰ

جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے عید الاضحیٰ ماہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو پڑھی جاتی ہے۔ اس عید کا وقت وہ ہے کہ جب سورج ایک نیزہ کے برابر بلندی پر آجائے۔ اس نماز میں مرد اور عورت سب کو شامل ہونا چاہیئے عورتوں کے متعلق یہاں تک تاکید ہے کہ جو عورتیں نماز میں بوجہ حیض شامل نہ ہو سکیں۔ وہ نماز سے علیحدہ رہیں۔ لیکن تکبیر کہنے اور دعا کرنے میں شریک ہوں۔

نماز عید اور اس کی تکبیریں

عید کی نماز دو رکعت ہے دوسری نمازوں سے اسے یہ امتیاز ہے کہ اس میں تکبیریں زیادہ ہوتی ہیں۔ جب امام تکبیر تحریمہ کہے۔ تو اس کے بعد ثنا یعنی سبحانک اللّٰھم وبحمدک الخ پڑھے۔ پھر سات تکبیریں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے کہے ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھانے چاہئیں

پھر سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھنی چاہیئے قراءت بلند آواز سے پڑھی جائے۔ دو رکعت پوری کرکے تشہد اور درود شریف کے بعد سلام پھیرا جائے۔ اور نماز عید سے فارغ ہو کر امام خطبہ کہے۔ جس میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کرے۔ یہ خطبہ بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح ہونا چاہیئے۔ اس خطبہ کا سننا ضروری ہے

عید کے معنی اور اس کے لوازم

عید کے معنی ہیں وہ خوشی کا دن جو لوٹ لوٹ کر آوے۔ اس دن عید کے لئے غسل کرنا اچھے کپڑے پہننا۔ خوشبو لگانا سنت ہے۔ اور عید پڑھنے کے لئے جاتے اور واپس آتے ہوئے تکبیر مستحب ہے تکبیر کے الفاظ یہ ہیں اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد۔ جس راستہ سے جائیں اگر ہو سکے تو واپس دوسرے راستہ سے آئیں

یوم الاضحیٰ کو کھانا

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ....

کہ رسول صلعم کا طریق یوم الفطر کو یہ تھا کہ نماز عید کے لئے کھا کر نکلتے تھے۔ اور قربانیوں کی عید کے دن نہیں کھاتے تھے۔ یہاں تک کہ نماز پڑھ لیتے

قربانی کے متعلق مختلف احکام

چونکہ عید الاضحیٰ قربانیوں کی عید ہے اس لئے قربانی کے احکام کا ذکر بھی مناسب ہوگا۔ واضح ہو کہ قربانی اونٹ نر و مادہ گائے نر و مادہ بکرا نر و مادہ اور دنبہ نر و مادہ سے ہو سکتی ہے بھیڑ نر و مادہ اور بھینس نر و مادہ سے بھی فقہاء نے جائز قرار دی ہیں۔ پہلی چار اقسام پہلی دو قسموں سے افضل ہیں۔ اور سنت سے ایسا ہی ثابت ہے۔ گائے اور بھینس کی قربانی سات اشخاص کی طرف سے ادا ہو جاتی ہے۔ اور اونٹ میں افضل تو یہی ہے۔

اموال کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

کہ سات کس شریک ہوں۔ لیکن دس کی طرف سے بھی اونٹ کافی ہو جاتا ہے باقی اقسام میں سے ایک شخص کی طرف سے ایک ایک جانور ہو سکتا ہے

بعض ضمنی احکام

وہ گھر والے جن کا کمانے والا ایک ہے اور اسی پر ان کا گذارہ ہے وہ سب گھر والوں کی طرف سے ایک بکرا یا دنبہ یا بھیڑ کر سکتے ہیں۔ قربانی سنت مؤکدہ ہے صاحب توفیق کو ضرور کرنی چاہیئے۔

مسئلہ۔ جو شخص قربانی کا ارادہ کرے اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ ماہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی ذبح تک بال بنوانے اور ناخن کٹوانے چھوڑ دے۔

قربانی کا جانور

قربانی کا جانور دو سال سے کم عمر کا نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر دو سال کا میسر نہ آئے تو دنبہ ایک سال کا بھی جائز ہے۔ چاہیئے کہ جو شخص قربانی دیتا ہے وہ قربانی کا جانور خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔ اگر معذور ہے تو اپنا قائمقام مقرر کرے جو ذبح کرے۔

قربانی کے بکرے کی عمر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور سوال پیش ہوا۔ ایک سال کا بکرا بھی قربانی کے لئے جائز ہے؟

جواب:۔ فرمایا۔ مولوی صاحب سے پوچھ لو۔ اہلحدیث اور حنفیوں کا اس میں اختلاف ہے۔ مولوی صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ دو سال سے کم کا بکرا قربانی کے لئے اہلحدیث کے نزدیک جائز نہیں۔

(البدر ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء)

ناقص جانور کی قربانی

سوال۔ ایک شخص نے حضرت صاحب سے دریافت کیا۔ کہ اگر جانور مطابق علامات مذکورہ حدیث نہ ملے تو کیا ناقص کو ذبح کر سکتے ہیں؟

جواب:۔ فرمایا:۔ مجبوری کے وقت تو جائز ہے مگر آجکل ایسی مجبوری کیا ہے انسان تلاش کر سکتا ہے اور وہ دن کافی ہوتے ہیں۔ خواہ مخواہ حجت کرنا یا تساہل کرنا جائز نہیں۔ (البدر ایضاً)

عید کے دن اچھے گانے گانا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ۔ حضرت ابوبکرؓ میرے گھر تشریف لائے۔ وہ دن ایام تشریق کے تھے اور دو لڑکیاں دف بجاتی اور گاتی تھیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان لڑکیوں کو ڈانٹا تو نبی صلعم نے کپڑا سے منہ باہر نکالا اور حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا چھوڑ دو ان کو فانھا ایام عید کہ یہ عید کے دن ہیں یعنی خوشی اور سرور کے ایسی باتیں ہوتی ہیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو فرمایا ان لکل قوم عیدا وھذا عیدنا کہ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے (بخاری و مسلم)

نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

”یقیناً یاد رکھو کہ جو خدا تعالیٰ کے فضل پر خوش نہیں ہوتا اور اس کا عملی اظہار نہیں کرتا تو وہ مخلص نہیں ہے۔ میرے خیال میں اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے فضل پر سال بھر تک گاتا رہے تو وہ سال بھر ماتم کرنے والے سے اچھا ہے۔ جو امور شعائر اللہ کے اظہار کے خلاف ہوں یا ان میں شرک پایا جاوے اور ان میں اپنی شیخی دکھائی جائے وہ امور حرام ہیں داخل ہیں اور منع ہیں“

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

بالآخر قربانی کے سلسلہ میں احباب کو خدا اور رسول کے فرمودہ کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ اگر انسان خرچ بھی کرے مگر وہ اسلام کے منشاء کے خلاف ہے تو اس کا خرچ کرنا کس کام آئے گا۔ قرآن کریم میں اسی امر کے پیش نظر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کو قربانیوں کا گوشت اور لہو نہیں پہنچتے اسے تو اخلاص اور تقویٰ پہنچتا ہے جس کے ماتحت تم قربانی کرتے ہو۔ فافہم۔

درخواست دعا

برادرم فضل احمد صاحب افضل (پی۔ ایس۔ سی) نے امسال بی۔ ٹی۔ ایم اے کا امتحان دیا ہے۔ وہ اپنی نمایاں کامیابی کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(میاں) غلام احمد لائلپور

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینجر الفضل)

رسالہ تشحیذ کی خریداری کیلئے تحریک

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی رسالہ تشحیذ الاذہان کے متعلق فرماتے ہیں کہ

"مقامی جماعتوں میں تحریک کرنی چاہیئے کہ وہ نہ صرف احمدی نوجوانوں کو اس رسالے کی خریداری کیطرف توجہ دلائیں۔ بلکہ ان میں اس رسالے کی قلمی امداد کا بھی شوق پیدا کریں۔ اس کے بغیر اس رسالے کا مقصد پوری طرح حاصل نہیں ہو سکتا۔"

اس رسالے کا سالانہ چندہ پاکستان کے لئے ۵/۸ روپے ہے

مہتمم اطفال الاحمدیہ

بھرتی اسسٹنٹ سب انسپکٹرز پولیس

تنخواہ ۸۰-۵-۱۲۰ الاؤنس علاوہ ایک سال ٹریننگ پی ٹی ایس کراچی

شرائط: انٹرمیڈیٹ - عمر ۱۸ تا ۲۲ سال

قد ۵ فٹ ۶ انچ چھاتی ۳۲-۳۴ انچ ---- درخواستیں ۲۸/۶/۵۸ تک بنام انسپکٹر جنرل پولیس کراچی

پ - چ ۲۱/۶/۵۸

سکھر میں ایک دعوت عصرانہ

مورخہ ۲۱/۶/۵۸ کو ۶ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ سکھر کے زیر اہتمام ایک دعوت عصرانہ دی گئی۔ جس میں معززین شہر نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس موقعہ پر مکرم و محترم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت احمدیہ خیر پور ڈویژن نے صدارت کے فرائض انجام دئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ارشاد علی صاحب نے کی۔ نظم عبدالحکیم صاحب نے پڑھی اس کے بعد مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر فرمائی جو حاضرین نے بہت پسند کی۔ چائے اور مٹھائی سے حاضرین کی تواضع کی گئی بالآخر ۷ بجے یہ تقریب دعا پر ختم ہوئی

(جمیل احمد سکھر)

دعائے مغفرت

میرا چھوٹا بھائی سید سعید احمد شاہ ۲۳ مئی ۱۹۵۸ء کو دو ماہ کی علالت کے بعد بقضاء الٰہی فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بھائی نے اپنے پیچھے ایک نوجوان بیوہ اور چار چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ یہ دوہرا صدمہ ہمارے اسی سالہ بزرگ والد سید ناظر حسین شاہ صاحب آف کالووالی سیداں ضلع سیالکوٹ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے لئے بہت تکلیف دہ ہے کہ بیوہ ان کی برادر زادی ہے۔ جس کا اس وقت نہ باپ زندہ ہے نہ ماں نہ بھائی۔ گذشتہ سال اگست میں ہماری جوان ہمشیرہ فوت ہو گئی تھی۔ جس نے دو بچے اپنی یادگار چھوڑے۔

جملہ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ برادرم مرحوم کی مغفرت فرمادے۔ اور ہمیں اور ہمارے والد محترم کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمادے اور ان کے بچوں کا خود کفیل ہو۔

(سید محمد احمد شاہ صوبیدار میجر چک لالہ۔ ضلع راولپنڈی)

درخواستہائے دعا

۱- میں شدید پیٹ کے درد کے دورہ میں مبتلا ہوں۔ جس کی وجہ سے بہت بے چینی اور تکلیف ہے۔ احباب میری کلی صحت یابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (نیاز قطب احمد بٹ کراچی)

۲- میرے چچاجان ملک ظفرالحق صاحب بوجہ ہارٹ اٹیک اور بلڈ پریشر تاحال وار سک ہسپتال میں بیمار ہیں کہ ان کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحتیاب کرے آمین

(خاکسار خورشید الحق عباسی وارسک)

نئی ششماہی کیلئے درآمدی پالیسی کا اعلان کردیا گیا

سابقہ درآمدی فہرست میں کوئی خاص تبدیلی نہیں کی گئی

کراچی ۲۶ جون - آج شام جولائی تا دسمبر ۱۹۵۸ء کے شپنگ پریڈ کے لئے درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا۔ نئی فہرست میں دو سو سات اشیاء شامل ہیں۔ سابقہ فہرست (جنوری تا جولائی ۱۹۵۸ء) دو سو اشیاء پر مشتمل تھی۔ اس طرح نئی درآمدی مدت میں بھی تقریباً وہی اشیاء منگائی جائیں گی۔ جو زوال ... مدت میں درآمد کی گئی ہیں۔

درآمد کے چیف کنٹرولر مسٹر آئی۔ اے خان نے ریڈیو پاکستان سے ایک نشری تقریر میں نئی درآمدی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ غیر ملکی زر مبادلہ کی کمی کے باوجود ضرورت کی خاص اشیاء مثلاً کتابیں رسالے، لوہا، فولاد اور دوائیں وغیرہ اسی مقدار میں درآمد کی جائیں گی۔ جتنی پچھلی مدت میں درآمد کی گئی ہیں۔

درآمد کی جانے والی اشیاء کی نئی فہرست میں گندھک کا تیزاب شامل نہیں ہے۔ کیونکہ اب یہ تیزاب پی۔ آئی۔ ڈی سی کا ایک کارخانہ تیار کرنے لگا ہے اس کی بجائے فہرست میں دو اشیاء ---- ہلکے اسلحہ اور کشتیوں کے انجنوں - کا اضافہ کیا گیا ہے۔

نئی درآمدی پالیسی میں حسب سابق صنعتوں اور مشرقی پاکستان کی ضروریات کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور درآمدی بجٹ کا چالیس فی صد صنعتوں کے لئے ضروری اشیاء منگانے پر صرف کیا جائے گا۔ درآمدی تاجروں اور صنعتی صارفین سے نئے شپنگ پریڈ کے لئے درخواستیں نہیں مانگی گئی ہیں۔

برآمدی فہرست میں ۱۱۶ نئی اشیاء

کراچی ۲۷ جون۔ مرکزی کابینہ نے برآمدی تجارت کو فروغ دینے کی مہم کے سلسلے میں کچھ اور اشیاء کو برآمدی فہرست میں شامل کرنے کی منظوری دی ہے۔ ان اشیاء کی تعداد ایک سو سولہ ہے۔ ان میں ۹۳ ملک میں تیار شدہ مصنوعات اور ۲۳ خام اشیاء ہیں۔ اس سے پہلے فہرست میں ۴۳ اشیاء شامل تھیں۔

بنوں میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

بنوں ۲۷ جون، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنوں نے دفعہ ۱۴۴ کے تحت ایک حکم کے ذریعے سات روز کے لئے میونسپل حدود میں نعرے لگانے۔ پانچ یا پانچ سے زائد اشخاص کے اجتماع یا جلوس نکالنے مظاہرے کرنے پراپیگنڈے سے یا کسی دوسرے مقصد کے لئے لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی ممانعت کردی ہے۔

عیدالاضحی پر الجزائری نظربندوں کی رہائی

الجزائر ۲۶ جون۔ فرانس کے ڈیلی گیٹ جنرل متعینہ الجزائر جنرل رادل سلان نے فوجی کمانڈروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ عیدالاضحی کے پیش نظر مسلمانوں کے ساتھ اظہار خیر سگالی کے طور پر نرمی سے کام لیں اور الجزائری حریت پسندوں کی تحریک سے وابستگی کے سلسلے میں جو لوگ نظربند ہیں۔ ان میں سے زیادہ سے زیادہ کو رہا کردیں

ایک فوجی ترجمان نے اس قسم کے نظربندوں کی تعداد بتانے سے انکار کردیا دریں اثنا مسلمان خواتین کی ایک بڑی تعداد نے کل فرانسیسی دفاتر کے سامنے مظاہرہ کر کے اپنے نظربند عزیزوں کے متعلق معلومات فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔

مصر اور سعودی عرب میں تجارتی معاہدہ

ریاض ۲۶ جون۔ عرب کے شاہ سعود نے کل مصر اور سعودی عرب کے درمیان ایک دوطرفہ تجارتی معاہدے پر دستخط کئے اس سلسلے میں ایک شاہی اعلان میں کہا گیا ہے۔ دونوں ملکوں کے انتہائی دوستانہ تعلقات کو مستحکم بنانے اور مصر کے ساتھ تجارتی تعلقات کی حوصلہ افزائی کرنے کے پیش نظر اس معاہدہ کو فوری طور پر نافذ کیا جاتا ہے

سابق صوبہ سندھ میں اردو کو بھی عدالتی زبان قرار دیدیا گیا

خیرپور ۲۶ جون۔ سابق صوبہ سندھ کے (تمام) نو اضلاع میں سندھی کے ساتھ ساتھ اردو کو بھی عدالتی زبان قرار دیا گیا ہے حکومت مغربی پاکستان کے ایک اعلان کے مطابق اردو سندھی کے ساتھ ساتھ سابق سندھ کے اضلاع دادو، حیدرآباد، تھرپارکر، اپر سندھ فرنٹیئر، لاڑکانہ، نواب شاہ، سانگھڑ، سکھر اور ٹھٹھہ میں مغربی پاکستان ہائی کورٹ کی ماتحت عدالتوں میں دفتری زبان ہوگی۔

مقبوضہ کشمیر میں کشیدگی اور اضطراب کی زبردست لہر

سری نگر میں محب وطن مظاہرین پر بھارتی پولیس کی فائرنگ

راولپنڈی ۲۷ رجون - تحریک آزادیٔ کشمیر کی طرف سے عید الاضحیٰ پر خط متارکہ جنگ توڑنے کے اعلان سے مقبوضہ کشمیر میں زبردست کشیدگی پھیل گئی ہے اور محب وطن عوام نے اپنے بھائیوں کے استقبال کی تیاریاں شروع کر دی ہیں - ہر شہر اور قصبہ میں جلسوں اور جلوسوں کے ذریعہ خط متارکہ جنگ توڑنے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے ۔

اس صورت حال کے پیش نظر بخشی حکومت نے تمام ریاست میں حفاظتی اقدامات انتہائی سخت کر دیئے ہیں - بھارت کی مغربی کمان کے . . . . جنرل آفیسر کمانڈنگ لیفٹننٹ جنرل کلونت سنگھ نے کل شام بخشی غلام محمد سے ملاقات کر کے جنگ بندی لائن کی حفاظت کے انتظامات پر بات چیت کی ۔

نئی دہلی ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق کل سرینگر میں بھارت کی ریزرو پولیس نے مظاہرین کے ایک ہجوم پر فائرنگ کر دی - ہلاک اور مجروح ہونے والوں کی تعداد فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکی - بہت سے لوگ جلسوں اور جلوسوں پر پابندی کے حکم کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کئے گئے ۔ ان میں مقبوضہ کشمیر اسمبلی کے ایک رکن مسٹر غلام رسول قرہ بھی شامل ہیں -

رضاکاروں کی روانگی

دریں اثنا آزاد کشمیر اور پاکستان کی حکومتوں کے سخت انتظامی اقدامات کے باوجود تحریک آزادیٔ کشمیر کے رضاکار برابر خط متارکہ جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں اور توقع ہے کہ ان کا ہر اول دستہ آج چناری پہنچ جائے گا ۔

ڈیڑھ سو رضاکاروں کا ایک دستہ مظفر آباد کے راستے کل رات گڑھی دوپٹہ پہنچ گیا ہے - یہ رضاکار پیدل ہیں ، کیونکہ حکومت آزاد کشمیر کی عائد کردہ پابندیوں کے باعث انہیں کوئی سواری نہیں مل سکی ہے - ضلع پونچھ کے قصبہ باغ سے بھی دو سو رضاکار چناری روانہ ہو رہے ہیں - دو اور دستے راولاکوٹ اور پلندری سے روانہ ہوئے ہیں - تمام رضاکار باقاعدگی اور پورے نظم و ضبط کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں لیکن آثار بتاتے ہیں کہ انہیں چناری پہنچنے سے پہلے روک کر گرفتار کر لیا جائے گا ۔

چناری خط متارکہ جنگ سے پانچ میل دور ایک قصبہ ہے ۔

دریں اثنا کل مری میں ۲۵ کشمیری رضاکاروں کے ایک قافلہ کو گرفتار کر لیا گیا - یہ قافلہ مسٹر منظر مسعود کی قیادت میں لاہور سے کشمیر کی سرحد پار کرنے کے لئے آیا تھا - پچاس رضاکاروں کا ایک قافلہ ایبٹ آباد میں روک لیا گیا - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہزارہ نے کل دفعہ ۱۴۴ کے تحت یہ حکم جاری کیا کہ کسی شخص کو جنگ بندی لائن توڑنے کے لئے ضلع میں داخل ہونے یا ضلع سے باہر آنے کی اجازت نہیں دی جائے گی ۔

سیالکوٹ سے تحریک آزادیٔ کشمیر کے متعدد رضاکاروں کا ایک دستہ کل صبح خط متارکہ جنگ پار کرنے کے لئے ٹرین میں سوار ہوا لیکن اسے سمبڑیال ریلوے سٹیشن پر گاڑی سے اتار کر تھانہ پہنچا دیا گیا - اس دستہ کی قیادت میر عبد الرشید کر رہے تھے ۔

عدن کی فوج یمن سے جا ملی

عدن ۲۷ رجون - عدن کی ایک شمالی ریاست لاہیج کی باقاعدہ فوج کے چھ سو افسر اور جوان کل بھاگ کر یمن چلے گئے اور اپنے ساتھ تمام فوجی سامان بھی لے گئے ہیں - اس میں سات ٹرک اور گولہ بارود سے لدی ہوئی دوسری متعدد گاڑیاں شامل ہیں - اس کے علاوہ فوجی لاہیج کے سرکاری خزانہ سے ایک لاکھ پونڈ سٹرلنگ کی رقم بھی لے گئے ہیں ۔

لاہیج کی سلطنت عدن سے پچیس میل شمال میں واقع ہے - لاہیج کے سلطان علی عبد الکریم ان دنوں لنڈن گئے ہوئے ہیں - اس سال اپریل میں عدن میں متعین برطانوی فوجیں لاہیج کے دو بڑے لیڈروں کو گرفتار کرنے کیلئے ریاست میں داخل ہوئی تھیں ۔ یہ دونوں لیڈر فرار ہو کر یمن چلے گئے تھے ۔

پانی بند ہونے سے فصلوں کو بیس کروڑ روپے کا نقصان ہوا

عالمی بینک کے مبصرین نے وادیٔ ستلج کا دورہ مکمل کر لیا

لاہور ۲۷ رجون - ایک محتاط اندازے کے مطابق بھارت کی طرف سے وادیٔ ستلج کی نہروں کے پانی کی بندش سے بیس کروڑ روپے کی مالیت کی نقد اور فصلوں کا نقصان ہوا ہے اور اس سے سات لاکھ ایکڑ اراضی متاثر ہوئی ہے - دو لاکھ ایکڑ اراضی دائمی نہروں اور پانچ لاکھ ایکڑ غیر دائمی نہروں سے سیراب ہوتی تھی -

عالمی بینک کے مبصرین نے جو بھارت کے اس اقدام سے پیدا ہونے والی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے لاہور آئے ہیں ، کل ایک طیارہ کے ذریعے بہاولپور ڈویژن کے متاثرہ علاقوں کا فضائی دورہ کیا - انہوں نے پانچ سو میل کے علاقے پر پرواز کی - پاکستان اور بھارت کے انجنئر ان کے ساتھ تھے ۔

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

وہ اگر نفاق کی حالت میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے - اس کو اس حالت سے نکالنے کے لئے ہم اپنے نظام کی بریت کا دروازہ نہیں کھول سکتے - وہ اگر ایسا ہی راستی پسند ہے کہ منافق بن کر نہیں رہنا چاہتا بلکہ جس چیز پر ایمان لایا ہے اس کی پیروی میں صادق ہونا چاہتا ہے تو اپنے آپ کو سزائے موت کے لئے کیوں نہیں پیش کرتا ۔"

("مرتد کی سزا اسلامی قانون میں" صفحہ ۵۱)

سوال یہ ہے کہ اگر ایسی جماعت (خدا نہ کرے) برسر اقتدار آجائے جس کا امیر قرآن کریم کے سیدھے سادھے الفاظ میں اپنے خود ساختہ معنی اس دلیری سے بھرتا ہے تو کیا کوئی انسان اعتماد سے کہہ سکتا ہے کہ ایسے راج میں کیا کیا اندھیر گردی نہیں ہو سکتی ؟ کیا ایسی جماعت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے حدود متعین کر سکتی ہے ؟ اس کا تو مطلب یہ ہے کہ کسی آیت اللہ میں جو دل چاہے معنی بھر لو ۔ مثلاً اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اپنے تئیں رب العالمین بیان کرتا ہے - مودودی صاحب اس میں خود ساختہ معنی یہ بھر سکتے ہیں کہ عالمین سے مطلب وہ لوگ ہیں جو ہماری جماعت سے تعلق رکھتے ہیں ہم باقی سب کا کھانا پینا بند کر سکتے ہیں کون روک سکتا ہے -

ہم اہل علم حضرات سے ہی خدا ترسی کے نام پر سوال کرتے ہیں کہ کیا ایسے تنگ نظر لوگ اس کے اہل ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکو تمکن فی الارض دے کر قرآن و سنت کو نعوذ باللہ تمام دنیا کی نگاہ میں اضحوکہ بنا دے اور زمین بے گناہوں کے خون سے لالہ زار بن جائے ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲